شراب پیا تھا تو آپ نے اسے دو کھجور کی شاخوں سے چالیس شاخ مارا۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا لیکن جب حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کی حد کم از کم اسّی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی پر فیصلہ کیا (بخاری ومسلم)

جب شراب کا استعمال دنیوی ذلت اور اخروی عذاب کا باعث ہے اور ہم اسے دوا بھی نہیں بنا سکتے بلکہ وہ سراسر مرض ہے تو ہم پر لازم ہے کہ اس کا استعمال ترک کرکے اپنے کو عذاب وذلت سے بچائیں اور دیدہ و دانستہ بیماری کے عمیق غار میں نہ کود پڑیں۔ فقط۔

قوم ثمود کی ہلاکت کے عبرتناک مناظر

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰھَا

(از حافظ عبدالحلیم پرتاب گڈھی متعلم جماعت ثانیہ رحمانیہ)

عرب میں جو قومیں آباد تھیں وہ تین قسم کی تھیں۔ بائدہ، عاربہ، مستعربہ۔ دوم وسوم خارج مقصد ہیں۔ بائدہ وہ قومیں ہیں جو اپنی سرکشی کی وجہ سے تباہ وبرباد ہوگئیں۔ ثمود انہیں تباہ شدہ بائدہ میں تھے ان کا قبضہ تصرفانہ عرب کے شمالی ومغربی جانب تھا۔ شہر حجر میں یہ حکمراں تھے۔ حجاز سے جو راستہ شام کو جاتا ہے اسی راستہ پر یہ شہر واقع تھا جسکو آج کل مدائن صالح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ قوم ثمود عرب کی ایک سرکش قوم تھی فن تعمیر میں کافی مہارت رکھتی تھی پہاڑوں کو تراش کر بڑے بڑے محلات وعالیشان مکانات وبلند عمارتیں بناتے تھے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد۔ ثمود وہ قوم تھی جو کہ وادی قری میں تعمیر کی غرض سے پتھروں کو تراشا کرتی تھی۔ آخر کار ہوتے ہوتے پتھروں کی عجیب عجیب صورتیں بنانے لگے اسکو پوجنا شروع کردیا بت پرستی میں اسقدر مستغرق ہوگئے تھے کہ خدا کو بالکل بھول بیٹھے تھے۔ اسوقت اللہ نے اسی قوم میں سے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ارشاد ہے۔ والی ثمود اخاھم صلحا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من اللہ غیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو حکم دیا کہ تم ان لوگوں کو بت پرستی کے راستہ سے نکالکر توحید کے راستہ پر لاؤ۔ جو فن تعمیر ان کو عطا کیا گیا ہے بدل وجان اس کا شکریہ بجا لائیں۔ اور خدا کے علاوہ کسی اور کی پوجا نہ کریں۔ چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام تبلیغ شروع کرتے ہیں۔ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا حضرت صالح علیہ السلام جواب میں فرماتے ہیں کہ میں تم کو معجزہ اس وقت دکھلاؤں گا جبکہ تم خدائے واحد پر ایمان لانے کا سچا وعدہ کروگے۔ اگر تم کو میں نے معجزہ دکھلا بھی دیا اور تم نے اسکو تسلیم نہ کیا تو یاد رکھو کہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگے۔ ثمود نے عذاب کو جھوٹ جانا۔ یقین نہ کیا۔ ثمود ہر سال شہر کے باہر

بنائے تھے اور اپنے بتوں کو نہایت مزین کیا کرتے تھے اپنے مطالب کے حصول میں ان سے مدد دینے کی کوشش کیا کرتے تھے لیکن مقولہ مشہور ہے ۔خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ جسکو اپنے آپ کی بھی خبر نہیں جو کوئی نقصان وفائدہ نہیں دے سکتا وہ کس طرح ان کی مراد کو پوری کر سکتا ہے ۔حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ تم اپنے معبودوں سے مانگو ہم اپنے معبود سے مانگتے ہیں دیکھو کس کو ملتا ہے ۔ثمود ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور مرادمانگتے ہیں آخر کار مایوس ہو جاتے ہیں۔ اسوقت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اب جو کچھ تم کہو میں اپنے رب قادر مطلق سے مانگوں دیکھو وہ کس طرح عطا کرتا ہے آپس میں کہنے لگے کہ ان سے ایسی چیز مانگو کہ جس کا ملنا محال ہو اس صورت میں ہمارے بتوں کی بھی عزت رہجائیگی۔ قوم میں سے ایک کہتا ہے کہ پہاڑ میں سے ایک اونٹنی مانگو جسکا بدن سفید ہو اور پیشانی سیاہ ہو اس کے بال نرم اور بڑے ہوں اور حاملہ بھی ہو جس کے جننے میں تھوڑے دن باقی ہوں ہمارے سامنے بچہ کو جنے ۔ اور وہ بچہ بھی اس کے ہم شکل ہو ۔حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں تمہارے حسب منشا اونٹنی پہاڑ سے نکالدوں تو تم ایمان لاؤ گے ۔ثمود نے کہا ہاں ہم سب مشرف بہ اسلام ہو جائینگے ۔آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ۔تمام مومنین سے کہتے ہیں کہ تم سب آمین کہو ثمود کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے لگے ۔ قدرت خدا سے پہاڑ سے جانور کے بولنے کی آواز آنے لگی ۔اونٹنی پہاڑ سے نمودار ہوئی اور تمام صفات سے موصوف تھی اور اس نے ثمود کے سامنے اپنے ہم شکل بچہ بھی دیا ۔اس ماجرے کو دیکھکر بعض ایمان لائے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہی اور نہایت شرمندہ ہوئے لیکن اکثر حضرت صالح علیہ السلام کو ساحر بنا کر ایمان نہ لائے ۔حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ تم نے اپنے عہد کو توڑ دیا ۔اب تمہارے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ۔لیکن اس صورت سے بچ جاؤ گے کہ تم اس اونٹنی اور اس کے بچہ کو حفاظت سے رکھو۔ جب تک یہ تمہارے پاس رہیگی تمہارے پاس عذاب نہ آئیگا ۔اگر تم نے اسکو مارا اور مصیبت پہنچائی تو عذاب تم کو محیط ہو جائے گا ۔اس اونٹنی کو دیکھکر تمام جانور بھاگتے تھے جہاں چرتی تھی ایک تنکا تک نہ چھوڑتی تھی اور جس جگہ پانی پیتی تھی ایک قطرہ بھی پانی نہ چھوڑتی تھی ثمود اس کے دودھ سے سیراب ہوا کرتے تھے ان کو اونٹنی کی حالت بہت ناگوار معلوم ہوئی کہ تمام کھانا پینا ہی ختم کر دیتی ہے تمام جانور بھوکے رہ جاتے ہیں ۔ثمود سوچتے تھے کہ کسی طریقہ سے اسکو مار ڈالنا چاہئے ۔لیکن قول وقرار کے توڑنے سے خوف کھاتے تھے اس زمانہ میں ایک شخص قذرا تھا جو کہ ایک حسینہ فاحشہ عورت پر عاشق تھا ۔قذرا نے حسینہ عورت سے کہا کہ تم شادی کرلو عورت نے جواب دیا کہ میں تجھ سے اسوقت نکاح کروں گی جبکہ تو اس اونٹنی کو جس نے تم کو مصیبت میں ڈالرکھا ہے اسکو مار ڈالو ۔قذرا اور اس کے دوستوں نے ملکر مار ڈالا۔

فقال لهم رسول الله ناقة الله وسقيٰها ۔فكذبوه فعقروها الآیہ ۔یہاں صالح علیہ السلام کو رسول اللہ کہا گیا اس سے ان لوگوں کی تردید ہے جو لوگ حضرت صالح علیہ السلام کی عدم رسالت کے قائل ہیں ۔حضرت صالح علیہ السلام نے ثمود سے کہا کہ تم اللہ کی عطا کی ہوئی اونٹنی کو ضرر نہ پہنچانا ۔جس جگہ

پھرے پانی پیے اسکو باز نہ رکھنا۔ اس اونٹنی کا وجود قیامت کے قریب ہونے پر دال تھا ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کے قول کو رد کر دیا۔ آخر قذار ابن سالف اور اس کے دوستوں نے اونٹنی کو مار ہی ڈالا۔ تھوڑے لوگوں کے کرنے سے تمام لوگ خوش ہوئے اور اس شعر کے مصداق بن گئے ؎

چوں از قومے یکے بیدانشی کرد ؎ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

جس وقت حضرت صالح علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر موصول ہوئی تو آپ نے فرمایا اب تم پر جلد عذاب آنے والا ہے لیکن اگر تم اس کے بچہ کو پکڑ لو گے اور اس کو حفاظت سے رکھو گے تو عذاب الہی سے بچ جاؤ گے بچہ اپنی ماں کو دیکھکر پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور پہاڑ کے اندر گھس گیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو سخت افسوس ہوا اور لوگوں سے کہا کہ تم نے خود اپنے اوپر مصیبت لی ہے تم تین دن میں ہلاک ہو جاؤ گے پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائینگے۔ دوسرے دن سرخ ہو جاوینگے۔ تیسرے دن سیاہ ہو جائینگے چنانچہ خود ان کو آثار معلوم ہونے لگے۔ قذار نے کہا کہ تیسرے دن کے آنے سے پہلے حضرت صالح علیہ السلام کو مار ڈالو جو کہ باعث عذاب بنے ہیں وہ اپنے دوستوں کو ساتھ لیجاتا ہے حکم الہی سے حضرت صالح علیہ السلام کو فرشتہ آکر بچا لیتے ہیں۔ واما ثمود فھدینا ھم فاستحبوا العمی علی الھدی فاخذتھم صعقۃ العذاب الھون بما کانوا یکسبون ہم نے قوم ثمود کو ہدایت دی لیکن انہوں نے ضلالت کو ہدایت پر ترجیح دی۔ اسی وجہ سے ان کو عذاب الہی نے گرفتار کر لیا۔ سب بھاگتے ہیں کوئی کنوئیں میں گر جاتا ہے۔ کسی کا سر دیوار سے لگ کر پھٹ جاتا ہے حتیٰ کہ سب جہنم رسید ہوتے ہیں۔ گمراہی اختیار کرنا یہ ہلاکت کا سبب بنا۔

اسلام جب آیا تو ثمود کا نام و نشان نہ تھا۔ سب ہلاک ہو چکے تھے ہم کو چاہیئے کہ ہم سب اس سے سبق کامل حاصل کریں اور ہم وہ کام کریں جس سے خدا راضی ہو۔ فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم انا دمرنٰھم وقومھم اجمعین۔ فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یعلمون ؎

کافراں از بت بیجاں چہ توقع دارید ؎ باری آں بت بہ پرستید کہ جانے دارد

تہنیت سالِ نو

(مولوی محمد ادریس صاحب آزاد اعظمی متعلم رحمانیہ)

اب بہار نو میں رکھتا ہے محدث پھر قدم ؎ پھر گذشتہ شان سے ہے اہل عالم پر کرم
مخزنِ قرآن ہے اور قاسمِ علم حدیث ؎ نام سے ہوتی ہے ظاہر شان نبوی دمبدم
یا کہا جائے اسے ہر علم کا ماہ کمال ؎ یا کہ لہراتا ہوا تبلیغ ملت کا علم
ہے دعا آزاد کی اب اس رسالے کے لئے ؎ حشر تک جاری رہے دنیا میں با حسن و کرم